www.dawatehaq.net

ادارہ دعوتِ حق برائے نصرتِ دولتِ اسلامیہ

امیر المؤمنین ابو بکر الحسینی القرشی البغدادی حفظہ اللہ

کا بیان بعنوان

’’إنفرو خفافاً و ثقالا‘‘

’’نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل‘‘

بلاشبہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں ہم اسی کی تعریف بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد مانگتے ہیں، اور اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں ، ہم اپنے نفوس کے شر اور اپنی بد اعمالیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے تو اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ امّا بعد:

اللہ عزّ و جل کا فرمان ہے:

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ﴾

’’تم پر قتال فرض کر دیا گیا ہے ، اور وہ تمہیں ناگوار تو ہو گا ‘‘[سورہ البقرہ، آیت 216]

اور سبحانہٗ و تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالآخِرَةِ وَمَن يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّهِ فَيُقْتَلْ أَو يَغْلِبْ

فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾

’’پس جو لوگ دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے میں بیچ چکے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہادت پا لے یا غالب آ جائے ، یقیناً ہم ا سے بہت بڑا ثواب عنایت فرمائیں گے‘‘ [سورہ النساء، آیت 74]

اور باری تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الأَرْضِ أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلاَّ قَلِيلٌ ۞ إِلاَّ تَنفِرُواْ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلاَ تَضُرُّوهُ شَيْئًا وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

’’اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں کوچ کرو تو تم زمین سے چمٹ کر رہ جاتے ہو؟ کیا تم نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کرلیا ہے؟ ایسا ہے تو تمہیں معلوم ہو کہ دنیاوی زندگی کا یہ سب سروسامان آخرت کے مقابلے میں بہت تھوڑا نکلے گا (38) اگر تم نے کوچ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں دردناک سزا دے گااور تمہاری جگہ کسی اور گروہ کو اُٹھائے گا اور تم اللہ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکوگے، اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے‘‘

[سورہ التوبہ، آیت 38-39]

اور سبحانہٗ و تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَإِذا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّى إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاء حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ذَلِكَ وَلَوْ يَشَاء اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝ سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝

’’تو جب کافروں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو تو گردنوں پر وار مارو، جب ان کو اچھی طرح سے کچل ڈالو تو اب خوب مضبوط قید و بند سے گرفتار کرو، پھر (اختیار ہے کہ) خواہ احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر تاوقتیکہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے ، یہی حکم ہے اوراللہ اگر چاہتا تو خود ہی (کفار سے)نمٹ لیتا لیکن (یہ طریقہ اس لئے ہے) تاکہ تم لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ آزمائے اور جولوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں اللہ ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا (4) وہ ان کی رہنمائی فرمائے گا اور ان کا حال درست کرے گا (5) اور ان کو اس جنت میں داخل کرے گا جس سے انہیں شناسا کر دیا ہے(6)‘‘

[سورہ محمد، آیت 4-6]

اے مسلمانو! اے جو اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی اور رسول ہونے پر راضی ہو... اے جو گواہی دیتے ہو کہ بلاشبہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اورمحمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں...تمہیں عمل کے بغیر قول کوئی نفع نہ دے گا، کیونکہ عمل کے بغیر کوئی ایمان نہیں! سو جس نے کہا کہ **’’اللہ میرا رب ہے‘‘**، تو اس پر لازم ہے – اگر وہ سچا ہے تو – کہ اللہ عزّ و جل کی اطاعت کرے جس نے قتال کا حکم دیا، یعنی ان لوگوں پر فرض کیا جو اس پر ایمان رکھتے ہیں، اور اپنی راہ میں جہاد کا حکم دیا، اور اپنے حکم کی اتباع کرنے والوں سے اجر کا وعدہ کیا، اورنافرمانی کرنے والوں کو سزا کی وعید سنائی۔

اور جس نے کہا **کہ ’’محمد ﷺ میرے نبی ہیں‘‘**، تو اس پر لازم ہے – اگر وہ اپنے دعوے میں سچا ہے تو – کہ ان ﷺ کی اقتداء کرے جنہوں نے فرمایا:

’’اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر میری امت کے لئے تکلیف دہ نہ ہوتا تو میں اللہ کی راہ میں لڑی جانے والی کسی بھی جنگ میں پیچھے نہ رہتا لیکن نہ تو میرے پاس اتنی وسعت ہے کہ میں ان سب کو سامان جنگ مہیا کرسکوں (اور نہ ہی خود ان کو اتنی وسعت حاصل ہے)، مسلمانوں کو یہ بھی ناگوار گزرتا ہے کہ میں کسی مہم کے لئے نکلوں اور وہ پیچھے رہ جائیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، میری یہ خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں لڑوں اور مارا جاؤں، پھر لڑوں اور مارا جا ؤں، پھر لڑوں اور مارا جا ؤں‘‘

سو اے مسلمان تو اپنے رب کے حکم کے مقابلے میں کہاں کھڑا ہے جس نے تجھے روزے کا حکم ایک آیت میں دیا، جبکہ تجھے جہاد و قتال کا حکم دسیوں آیات میں دیا؟ تو اپنے نبی ﷺ کے سامنے کہاں کھڑا ہے جن کے بارے میں تو دعویٰ کرتا ہے کہ تو ان کی اقتداء کرتا ہے، جنہوں نے اپنی ساری عمر اپنے دشمنوں سے قتال کرتے ہوئے مجاہد فی سبیل اللہ کی حیثیت میں (جہاد کے) نذر کر دی؟ ان کا (نچلا) رباعی دانت [1] لڑائی میں ٹوٹ گیا، ان کی پیشانی زخمی ہوئی، اور ان کے مِغفر [2] کی دو کڑیاں ان کے چہرے (رخساروں) کے اندر دھنس گئیں، ان کے سر پر (لوہے کی حفاظتی) ٹوپی ٹوٹ گئی، خون ان کے چہرے پر رواں ہو گیا، میرے ماں باپ، میں خود اور سب انسان ان پر فدا ہوں۔

اے مسلمان! اے جو اللہ عزّ و جل کی محبت اور اس کے نبی ﷺ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو... اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو پھر اپنے محبوب (عزّ و جل)کی اطاعت کرو اور اس کی راہ میں لڑو، اور اپنے حبیب ﷺ کی اقتداء کرو اور مرو تو صرف اس حال میں کہ تم مجاہد فی سبیل اللہ ہو!

﴿ الم ﴿ أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ﴿ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ﴿ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَن يَسْبِقُونَا سَاء مَا يَحْكُمُونَ ﴿ مَن كَانَ يَرْجُو لِقَاء اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿ وَمَن جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴾

’’الم (۱) کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اتنا کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا ؟ (2) حالانکہ ہم ان سب لوگوں کو آزما چکے ہیں جو اِن سے پہلے گزرے ہیں، اللہ کو تو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ سچے کون ہیں اور جھوٹے کون (3) کیا جو لوگ برائیاں کر رہے ہیں انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ ہمارے قابو سے باہر ہو جائیں گے، یہ لوگ کیسی بری تجویزیں کر رہے ہیں (4) جسے اللہ کی ملاقات کی امید ہو بس اللہ کا ٹھہرایا ہوا وقت یقیناً آنے والا ہے، وہ سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے (5) اور ہر ایک محنت کرنے والا اپنے ہی فائدے کے لئے محنت کرتا ہے ، ویسے تو اللہ تعالیٰ تمام جہاں والوں سے بے نیاز ہے (6)‘‘

[سورۃالعنکبوت، آیت 1-6]

﴿انْفِرُواْ خِفَافًا وَثِقَالاً وَجَاهِدُواْ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾

’’ نکلو ! خواہ ہلکے ہو یا بوجھل ، اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ ، یہ تمہارے لئے بہتر ہے ، اگر تمہیں علم ہو ‘‘

[سورۃالتوبۃ، آیت 41]

اے مسلمانو! بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کی سنت ہے کہ حق و باطل کا ٹکراؤ تا قیامت جاری رہے،

﴿وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا﴾

’’اور تم اللہ کے دستور کو کبھی بدلتا ہوا نہ پاؤ گے‘‘

[سورۃالاحزاب، آیت 62]

اور بلا شبہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اس ٹکراؤ اور کشمکش کی آزمائش میں ڈالا ہے تا کہ ناپاک کو پاک سے‘ جھوٹے کو سچے سے‘ اور مومن کو منافق سے الگ کر دے۔

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ﴾

’’یقیناً ہم تمہارا امتحان کریں گے تا کہ تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو ظاہر کر دیں اور ہم تمہاری حالتوں کی بھی جانچ کر لیں‘‘

[سورۃمحمد، آیت 31]

بلاشبہ تمہارے رب سبحانہٗ و تعالیٰ نے تم پر جہاد فی سبیل اللہ فرض کیا ہے اور تمہیں اعداء اللہ سے لڑنے کا حکم دیا ہے تا کہ تمہاری برائیوں کو تم سے دور کر دے، تمہارے درجات بلند کرے، اور تم میں سے شہداء چن لے، مؤمنوں کو خالص کر دے اور اور کافروں کو مٹا ڈالے۔ نہیں تو وہ سبحانہٗ و تعالیٰ تو اس بات پر خود قادر ہے کہ ان(کفار) پر غالب آجائے مگر وہ تمہیں آزمانا چاہتا ہے۔

﴿...وَتِلْكَ الأيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّهُ الَّذِينَ آمَنُواْ وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاء وَاللّهُ لاَ يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝ وَلِيُمَحِّصَ اللّهُ الَّذِينَ آمَنُواْ وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ ۝ أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُواْ الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّهُ الَّذِينَ جَاهَدُواْ مِنكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ﴾

’’...ہم ان دنوں کو لوگوں کے درمیان ادلتے بدلتے رہتے ہیں، اور اس سے یہ بھی مقصود تھا کہ اللہ تعالیٰ

ایمان والوں کو ظاہر کر دے اور تم میں سے بعض کو شہادت کا درجہ عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا (140) اور یہ بھی مقصود تھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو خالص (مؤمن) بنا دے اور کافروں کو مٹا دے (141) کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ تم جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اب تک یہ ظاہر نہیں کیا کہ تم میں سے جہاد کرنے والے کون ہیں اور صبر کرنے والے کون ہیں؟ (142)‘‘
[سورہ آل عمران، آیت 140-142]

اے مسلمانو! تم میں سے جو یہ سمجھتا ہے کہ اس کے لئے ممکن ہے کہ وہ یہود و نصاریٰ اور کفار سے مصالحت کر لے اوروہ اس سے مصالحت کر لیں، اور پھر وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہیں جبکہ وہ اپنے دین اور توحید پر قائم ہے، تو اس نے صریحاً اپنے رب عزّ و جل کے قول کی تکذیب کی ہے جو فرماتا ہے:

﴿وَلَن تَرْضَى عَنكَ الْيَهُودُ وَلاَ النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ...﴾
’’آپ سے یہود و نصاریٰ ہر گز راضی نہیں ہوں گے جب تک آپ ان کے مذہب کے تابع نہ بن جائیں‘‘
[سورہ البقرہ،آیت 120]

﴿...وَلاَ يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىَ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُواْ...﴾
’’یہ لوگ تم سے لڑائی بھڑائی کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمہیں تمہارے دین سے مرتد کر دیں‘‘
[سورہ البقرہ، آیت 217]

﴿مَّا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلاَ الْمُشْرِكِينَ أَن يُنَزَّلَ عَلَيْكُم مِّنْ خَيْرٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَاللّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن

يَشَاء وَاللّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾

’’نہ تو اہلِ کتاب کے کافر اور نہ مشرکین چاہتے ہیں کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی نازل ہو (ان کے اس حسد سے کیا ہوا) اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی رحمت خصوصیت سے عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔‘‘

[سورۃ البقرۃ، آیت 105]

پس کفار کا مسلمانوں کے ساتھ یہ حال قیامت قائم ہونے تک ہے۔

﴿...وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا﴾

’’اور تم اللہ کے دستور کو کبھی منتقل ہوتا ہوا نہ پاؤ گے‘‘

[سورۃ فاطر، آیت 43]

بلاشبہ کفار سے قتال، اور ہجرت و جہاد قیامت قائم ہونے تک جاری رہیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’ہجرت اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک توبہ کی مہلت ختم نہیں ہوتی اور توبہ کا دروازہ اس وقت تک کھلا ہے جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا‘‘

انہوں ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

’’خیر – اجر اور غنیمت - گھوڑوں کی پیشانیوں میں تا قیامت رکھ دی گئی ہے‘‘

اور یہ بھی فرمایا:

’’میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہتے ہوئے قتال کرتا رہے گا، وہ قیامت کے دن تک غالب رہیں گے، پھر عیسی بن مریم نازل ہوں گے، تو اس

وقت کا امیر کہے گا: ’آگے بڑھیں اور ہمیں نماز پڑھائیں‘ تو عیسی علیہ السلام کہیں گے: ’نہیں، تم خود ہی آپس میں ایک دوسرے پر امیر ہو، یہ اللہ تعالی نے اس امت کو شان بخشی ہے۔‘‘‘

اے مسلمانو! کوئی یہ نہ سمجھے کہ جو جنگ ہم لڑر رہے ہیں وہ تنہا دولتِ اسلامیہ کی جنگ ہے، بلکہ یہ سب مسلمانوں کی جنگ ہے۔ ہر جگہ موجود ہر مسلمان کی جنگ ہے۔ اوردولتِ اسلامیہ تو اس جنگ میں صرف ایک ہراول دستہ ہے۔ یہ جنگ تو اہلِ کفر کے خلاف اہلِ ایمان کی جنگ کے سوا اور کچھ نہیں ہے، سودنیا بھر سے اے مسلمانو اپنی جنگ لڑنے کے لئے نکلو، کہ یہ ہر مکلف مسلمان پر فرض ہے، اور جوکوئی پیچھے بیٹھ رہے یا بھاگ جائے، اللہ عزّ و جل اس پر غضبناک ہوں گے اور اسے المناک عذاب سے دوچار کریں گے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُواْ زَحْفاً فَلاَ تُوَلُّوهُمُ الأَدْبَارَ ۝ وَمَن يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلاَّ مُتَحَرِّفاً لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزاً إِلَى فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ﴾

’’اے ایمان والو! جب تم کافروں سے دوبدو مقابل ہو جاؤ تو ان سے پشت مت پھیرنا (15) اور جو شخص ان سے اس موقع پر پشت پھیرے گا ، مگر ہاں جو لڑائی کے لئے پینترا بدلتا ہو یا (اپنی) جماعت کی طرف پناہ لینے آتا ہو تووہ مستثنیٰ ہے، باقی اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کے غضب میں آجائے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہو گا اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔ ‘‘

[سورہ الانفال، آیت 15-16]

﴿إِلاَّ تَنفِرُواْ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلاَ تَضُرُّوهُ شَيْئًا... ﴾

’’اگر تم نے کوچ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں دردناک سزا دے گااور تمہاری جگہ کسی اور گروہ کو اُٹھائے گا

اور تم اللہ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکوگے ‘‘

[سورہ التوبہ، آیت 38]

﴿ وَمَن جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴾

’’اور ہر ایک محنت کرنے والا اپنے ہی فائدے کے لئے محنت کرتا ہے ، ویسے تو اللہ تعالیٰ تمام جہاں والوں سے بے نیاز ہے ‘‘

[سورہ العنکبوت،آیت 1-6]

دولتِ اسلامیہ کی طرف ہجرت کرنے کی استطاعت رکھنے والے مسلمان کا (ہجرت نہ کرنے کا)کوئی عذرقابلِ قبول نہیں، یا جو اپنی جگہ میں رہتے ہوئے اسلحہ اٹھا سکتا ہے (اور نہیں اٹھاتا تو اس کا بھی عذر قابلِ قبول نہیں)، کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسے ہجرت و جہاد کا حکم دے رکھا ہے اور ا س پر قتال کو فرض کر رکھا ہے۔

ہم ہر جگہ موجود ہر مسلمان کو پکارتے ہیں کہ دولتِ اسلامیہ کی جانب ہجرت کرے یا جہاں موجود ہے اسی جگہ رہتے ہوئے قتال کرے۔ اور نہ سمجھے کہ ہم ضعف یا عجز کی وجہ سے تمہیں بلا رہے ہیں، ہم یقیناً اللہ کے فضل سے طاقتور ہیں، اللہ کے ساتھ کی وجہ سے طاقتور ہیں، اس پر ہمارے ایمان کی وجہ سے، اور اس سے مد دطلب کرنے کی وجہ سے، اور اسے رجوع کرنے کی وجہ سے، اور صرف تنہا اسی پر توکل کی وجہ سے جس کا کوئی شریک نہیں، اور اس پر حسنِ ظن کی وجہ سے، کیونکہ یہ معرکہ اولیاء الرحمان اور اولیاۤء الشیطان کے درمیان جاری ہے، سو بلا شبہ اللہ عزّ و جل اپنے سپاہیوں کی مدد فرمائے گا، اپنے بندوں کو خلافت عطا فرمائے گا، اور اپنے دین کومحفوظ رکھے گا... چاہے دن ادلتے بدلتے رہیں (کبھی ایک کے حق میں اور کبھی دوسرے کے حق میں)، اور جنگ برابری کا معرکہ ہو (کبھی ایک فتحیاب اور کبھی دوسرا)، اور چاہے فریقین کو (شکست کے) زخم

لگتے رہیں۔ اے مسلمان ہم تمہیں ضعف یا عجز کی وجہ سے
نہیں بلا رہے، بلکہ ہم تم سے خیرخواہی ، محبت، اور شفقت
کی وجہ سے تمہیں بلا رہے ہیں۔ ہم تمہیں یاد دہانی کرا
رہے ہیں اور یہاں آنے کی دعوت دے رہے ہیں تا کہ تم اللہ کے
غضب‘ عذابۓ اور عقاب میں گرفتار نہ ہو جاؤ، اور تا کہ تم
اس خیر سے ہاتھ نہ دھو بیٹھو جسے مجاہدین فی سبیل اللہ
حاصل کر رہے ہیں؛ جس میں دنیا و آخرت دونوں کی خیر
شامل ہے، جس میں گناہوں کا کفارہ ہے، اور نیکیاں سمیٹنا
ہے، اور درجات کی بلندی ہے، اور اللہ عزّ و جل کا قرب ہے،
اور انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین کی رفاقت ہے۔ ہم
تمہیں نکلنے کے لئے پکار رہے ہیں۔ تا کہ تم ذلت و اہانت اور
پستی کی زندگی سے نکلو... [illegible] نقصان‘ خالی پن‘ اور
تنگدستی کی زندگی... اور عزت و کرامت‘ اور سرداری و
تونگری کی زندگی میں قدم رکھو... **﴿وَأُخْرَى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ
مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ..﴾ ’’اور ایک اور چیز جس کو تم
بہت چاہتے ہو (یعنی تمہیں) اللہ کی طرف سے مدد
(نصیب ہو گی) اور فتح عنقریب ہو گی‘‘** [سورہ
الصف، آیت 13]

اے مسلمانو! اسلام ایک دن کے لئے بھی امن کا مذہب نہیں تھا،
بلاشبہ اسلام قتال کا مذہب ہے۔ اور تمہارے نبی ﷺ تلوار کے
ساتھ رحمت للعالمین بنا کر مبعوث کیے گئے۔ اور انہیں اس
وقت تک قتال کرنے کا حکم دیا گیا یہاں تک کہ تنہا اللہ ہی
کی عبادت ہونے لگے۔انہوں ﷺ نے اپنی قوم کے مشرکین کو کہا:
جئناكم بالذبح ’’میں تمہیں ذبح کرنے کے لئے آیا ہوں۔‘‘
پس انہوں نے عرب و عجم کے ہر رنگ کے لوگوں سے جنگ
کی۔ اور آپ ﷺ دسیوں غزوات میں بہ نفس نفیس نکلے، اور
معرکوں میں حصہ لیا، اور ایک دن کے لئے بھی جنگ سے تھکے
نہیں۔ آپ ﷺ رومیوں سے خود لڑنے کے لئے تبوک بھی تشریف
لے گئے، اور اس وقت آپ کی عمر ساٹھ برس سے تجاوز کر
چکی تھی۔ اور آپ ﷺ کی وفات اس عرصے میں ہوئی جب آپ

ﷺ فوجی مہم کے لئے لشکر اسامہؓ کی روانگی کی تیاری کر رہے تھے، اور آپ ﷺ کی آخری وصیتوں میں سے ایک یہ تھی کہ، **’’اسامہ کا لشکر روانہ کر دو‘‘**

اس طرح ان ﷺ کے بعد ان کے صحابہؓ اور تابعین بھی اسی روش پر قائم رہے، نہ وہ نرم پڑے اور نہ مصالحت کی یہاں تک کہ زمین کے مالک بن گئے، مشرق و مغرب کو فتح کر لیا، اور اقوام ان کے سامنے سرنگوں ہو گئیں، ملک ان کے ماتحت ہو گئے ... تلوار کی دھار کے ذریعے! اوراسی طرح، ان کی اتباع کرنے والوں کا حال بھی قیامت تک ایسا ہی رہے گا۔اور ہمارے نبی ﷺ ہمیں آخری زمانے میں ہونے والی ملاحم (خونریز جنگوں) کے بارے میں بتا چکے ہیں، اور ہمیں خوشخبری دی ہے اور ہم سے وعدہ کیا ہے کہ ہم ان جنگوں میں فتحیاب ہوں گے، جبکہ وہ ﷺ صادق و مصدوق ہیں! آج ہم ان ملاحم کی نشانیاں دیکھ رہے ہیں اور ان سے فتح کی خوشبو سونگھ رہے ہیں۔

اور اگر صلیبی آج یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ وہ عامۃ المسلین سے اجتناب کر رہے ہیں اور ان میں سے صرف مسلح مسلمانوں کو ہدف بنانے تک محدود ہیں ... تو جلد ہی آپ انہیں ہر جگہ موجود ہر مسلمان کو ہدف بناتے دیکھ لیں گے۔ اور اگر صلیبیوں نے آج ان مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کرنا شروع کر دیا ہے جو ابھی تک صلیبی ممالک میں رہائش پذیر ہیں - ان پر نظر رکھتے ہیں، انہیں قید کرتے ہیں، اور ان سے سوال جواب کرتے ہیں - تو جلد ہی آپ انہیں ان مسلمانوں کو قتل، قید، یا دربدری کے ذریعے غائب کرتے ہوئے دیکھ لیں گے۔اور وہ اپنے درمیان صرف اس کو رہنے دیں گے جو اپنے دین سے پھر جائے اور ان کے دین کی اتباع کر لے۔ پھر آپ ان باتوں کو یاد کریں گے جو میں آپ سے ابھی کہہ رہا ہوں، اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

اے مسلمانو! یہود ، نصاریٰ، اور کفار رتم سے کبھی بھی راضی نہیں ہوں گے اور نہ ہی تم سے لڑنا چھوڑیں گے جب تک تم ان

کہ دین کی اتباع نہ کر لواور اپنے دین سے مرتد نہ ہو جاؤ یہ
تمہارے رب عزّ و جل کا فرمان ہے، اور تمہارے صادق و
مصدوق نبی ﷺ کی بتائی ہوئی خبرہے۔ امریکہ‘ اور یہودیوں‘
صلیبیوں‘ روافض‘ سیکولروں، ملحدین‘ اور مرتدین میں سے
اس کے حلیف یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا اتحاد اور قتال
کمزوروں اور مظلوموں کی مدد کے لئے ہے، مساکین کی اعانت
اور مصیبت زدوں کو سہارا دینے کے لئے ہے، غلاموں کو رہائی
دلانے کے لئے ہے، بے قصوروں اور مصالحت پسندوں کے دفاع
اور ان کی خونریزی روکنے کے لئے ہے۔ اور وہ یہ دعویٰ بھی
کرتے ہیں کہ وہ حق‘ خیر‘ اور عدل کے کیمپ میں ہیں،
جہاں وہ باطل‘ شر‘ اور ظلم کے خلاف لڑ رہے ہیں...
مسلمانوں کے شانہ بہ شانہ بلکہ وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ
وہ اسلام اور مسلمانوں کا دفاع کر رہے ہیں! بے شک وہ
جھوٹ بولتے ہیں، اور اللہ نے سچ کہا اور اس کے رسول ﷺ نے
سچ کہا۔

اے مسلمانو! وہ طاغوت حکمران جو تمہارے ممالک پر
حکمرانی کر رہے ہیں... حرمین‘ یمن‘ شام‘ عراق‘ مصر اور
مراکش میں ، خراسان‘ قوقاز‘ ہند‘ افریقہ اور ہر جگہ میں...۔
بلاشبہ وہ یہود و صلیبیوں کے حلیف ہیں ، بلکہ محض ان کے
غلام اور خدمت گزار اور رکھوالی کے کتے ہیں۔ اور جو فوجیں
یہ تیار اور مسلح کرتے ہیں، اور جنہیں یہود اور صلیبی تربیت
دیتے ہیں، یہ صرف تمہارا قلع قمع کرنے‘تمہیں کمزور
کرنے‘تمہیں یہود و صلیبیوں کی غلامی میں دینے‘ تمہیں تمہارے
دین سے پھیرنے، تمہیں اللہ کی راہ سے روکنے، تمہارے ممالک
کی نعمتوں کو لوٹنے، اور تمہارے اموال سلب کرنے کے لئے
ہیں۔ اور یہ حقیقت دن کے وسط میں (روشن) سورج کی
مانند واضح و آشکارہ ہو چکی ہے۔ اس حقیقت سے صرف
وہی انکار کرتا ہے جس کا نور اللہ نے بجھا دیا ہو اس کی
بصیرت کوزائل کر دیا ہو اور اس کے دل پر مہر لگا دی ہو۔

سو جزیرۂ عرب کے حکمرانوں کے لڑاکا طیارے ان یہودیوں کے معاملے میں کہاں ہیں جو ہمارے رسول ﷺ کے اسراء کے راستے (القدس) کی بے حرمتی کر رہے ہیں ، اور جو فلسطین کے لوگوں میں سے مسلمانوں کو آئے روز سخت ترین عذاب سے دوچار کرتے ہیں؟ آل سلول اور ان کے حلیفوں کی مدد ان ایک ملین کمزور مسلمانوں کے سلسلے میں کہاں ہے؟ برما میں جن کا بلا تخصیص صفایا پھیرا جا رہا ہے؟ نصیریوں کے ان بیرل بموں اور توپوں کے بارے میں ان کی بہادری اور نخوت کہاں ہے جو مسلمانوں کے گھروں کو ان میں رہنے والی عورتوں‘ بچوں‘ اور کمزوروں کے سروں پر گرا دیتے ہیں... حلب‘ ادلب‘ حماہ‘ حمص‘ اور دمشق وغیرہ میں؟ جزیرۂ عرب کے حکمرانوں کی غیرت ان پاکدامن عورتوں کے بارے میں کہاں ہے جن کی آئے روز عصمت دری ہو رہی ہے... شام‘ عراق‘ اور مختلف مسلم ممالک میں؟ مکہ و مدینہ کے حکمرانوں کی مدد چین کے مسلمانوں اور ہندوستان کے ان مسلمانوں کےسلسلے میں کہاں ہے جن کے خلاف ہندو آئے روز بد ترین جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں... جن میں قتل کرنا‘جلانا‘ عصمت دری کرنا‘ جوڑ کاٹنا‘ لوٹ مار کرنا‘ غارتگری کرنا‘ اور قید کرنا وغیرہ شامل ہیں؟ انڈونیشیا‘ قوقاز‘ افریقہ‘ خراسان ‘ اور دیگر تمام علاقوں میں مسلمانوں کے لئے ان کی مدد کہاں ہے؟ حکام جزیرۂ عرب کا راز فاش ہو گیا ہے اور ان کے ننگ و عار کا پردہ چاک ہو گیا ہے اور وہ اپنی خود ساختہ شرعی حیثیت کھو بیٹھے ہیں۔ ان کی خیانت اب عام مسلمانوں کے سامنے بھی واضح ہو چکی ہے۔ان کی اصلیت سامنے ظاہر ہو گئی ہے، چنانچہ ان کے یہودی و صلیبی آقاؤں کے نزدیک اب ان کا فائدہ باقی نہیں رہا سو وہ ان کو بدل کر ان کی جگہ صفوی روافض اور کرد ملحدین کو لانے لگے ہیں۔

جب آل سلول کو اس بات کا احساس ہوا کہ ان کے آقا انہیں چھوڑ رہے ہیں، انہیں پھٹے پرانے جوتے کی مانند پھینک رہے ہیں، اور انہیں تبدیل کر رہے ہیں، تو انہوں یمن کے رافضیوں

کے خلاف اپنی نام نہاد جنگ کا آغاز کر دیا۔ اور یہ (آپریشن)
''عزم کا طوفان'' نہیں بلکہ باذن اللہ یہ ایک مرتے ہوئے بندے
کا ایڑیاں رگڑنا ہے۔ جو موت سے پہلے اپنی آخری سانسوں میں
ہاتھ پاؤں مار رہا ہوتا ہے۔

آل سلول، صلیبیوں کے غلام اور یہود کے حلیف، نہیں چاہتے کہ
مسلمانوں پر ان کے رب کی طرف سے کوئی خیر نازل ہو۔ وہ
کئی دہائیوں تک دنیا بھر کے مسلمانوں کے آلام سے بالعموم اور
فلسطین سے بالخصوص لاپرواہ رہے۔ پھر وہ سالوں اہلِ
سنت کے خلاف جنگ کے لئے عراق کے روافض کے اتحادی
رہے۔ پھر وہ سالوں شام میں قتل اور بربادی کے بیرلوں کو
دیکھتے رہے۔ اور نصیریوں کے ہاتھوں مسلمانوں کے قتل ' قید'
ذبح ہونے' جلائے جانے' ان کی حرمتیں پامال ہونے' ان کے اموال
کی لوٹ مار ہونے'اور ان کے گھر تباہ ہونےکے مناظر سے لذت
ا ور لطف اٹھاتے رہے۔

اور آج یہ یمن میں رافضیوں کے خلاف اہلِ سنت کے دفاع کا
دعویٰ کر رہے ہیں۔ بے شک انہوں نے جھوٹ بولا ہے، نامراد
ہوئے ہیں، اور دھتکارے گئے ہیں۔ یہ جنگ محض اپنے یہودی و
صلیبی آقاؤں کے سامنے ایک بار پھر اپنا آپ ثابت کرنے کی ایک
کوشش ہے۔یہ محض ایک ناکام کوشش ہے تا کہ مسلمانوں
کودولتِ اسلامیہ کی طرف سے ہٹایا جائے جس کی آواز ہر
جگہ بلند و بانگ پہنچ گئی ہے، اور جس کی حقیقت سب
مسلمانوں پر واضح ہونے لگی ہے، اور وہ بتدریج اس کے گرد
جمع ہونے لگے ہیں۔

یہ جنگ ''وہم کے طوفان'' کے سوا کچھ بھی نہیں، جب
رافضیوں کی آگ نے ان کے تخت جھلسا دیئے اور اُن کی پیش
قدمی جزیرۂ عرب میں ہمارے لوگوں (اہلِ سنت) تک پہنچ
گئی تو اس کے بعد وہ صورتحال ہو گی جو جزیرۂ عرب میں
مسلم عوام کو دولتِ اسلامیہ کے گرد اکٹھا کر دے گی کیونکہ یہ
رافضیوں کے خلاف ان کا دفاع کرنے والی ہے۔ یہ وہ بات ہے

جو آل سلول اور جزیرۂ عرب کے حکمرانوں کو خوفزدہ کرتی
ہے اور ان کے قلعوں کو لرزا دیتی ہے۔ یہ ان کے نام
نہاد''طوفان'' کا راز ہے جو باذن اللہ ان کے خاتمے کا موجب
ہو گا، اور ان کا خاتمہ بہت قریب ہے ان شاء اللہ، کیونکہ آل
سلول اور جزیرۂ عرب کے حکمران نہ تو جنگیں لڑنے والے لوگ
ہیں اور نہ ہی ان میں اس کے لئے صبر پایا جاتا ہے۔ بلکہ وہ
عیش پرستی اور اسراف کرنے والے لوگ ہیں، مے و مستی' اور
رقص و سرور میں پڑے لوگ ہیں۔وہ اپنے لئے یہودیوں و
صلیبیوں کی حفاظت کے عادی ہو چکے ہیں اور ان کے دلوں
میں ذلت' پستی' اور محکومیت رچ بس گئی ہے۔

اے دنیا بھر کے مسلمانو! اب وقت آگیا ہے کہ تم اس لڑائی کی
حقیقت کوسمجھ لو، کہ یہ کفر اور ایمان کے درمیان ہے۔
دیکھو کہ تمہارے ممالک کے حکمران کس سمت میں کھڑے ہیں
اور کس کیمپ سے نسبت رکھتے ہیں۔اے اہلِ سنت! اب وقت آ
گیا ہے کہ تم جان لو کہ صرف تم ہی نشانے پر ہو۔ اور یہ
جنگ صرف تمہارے خلاف ہے، اور تمہارے دین کے خلاف۔ اب
وقت آگیا ہے کہ تم اپنے دین اور اپنے جہاد کی جانب لوٹ آؤ،
پس اپنی بزرگی' عزت' حقوق اور سیادت کو دوبارہ واپس
لاؤ۔ اے مسلمانو! اب وقت آ گیا ہے کہ تم جان لو تمہارے لئے
کہیں کوئی عزت' کرامت' امن' اور حقوق نہیں سوائے خلافت
کے سایہ تلے۔

بلاشبہ یہ بات ہمیں غمزدہ کرتی ہے اور ہمیں اندر سے کھاتی
ہے کہ ہم اہلِ سنت کی بعض عورتوں' بچوں' اورخاندانوں کو
عراق میں رافضیوں اور کرد ملحدین کے زیر کنٹرول علاقوں
میں پناہ لیتے دیکھتے ہیں ۔ وہ ملکوں میں ان کے در پر اہانت
زدہ' ذلیل و خوار' اور بے یارومددگار کھڑے ہیں۔لا حول و لا
قوۃ الا باللہ۔ بلاشبہ ان مسلمانوں کو بے گھر اور ذلیل و خوار
کرنے کا بوجھ اٹھانے والے وہ علمائے سوء ہیں جو طواغیت کے
مددگار ہیں - جہنم کے دروازوں پر کھڑے داعی - جوان

مسکینوں کو گمراہی میں ڈالتے ہیں اور ان کے سامنے یہ
تصویر کشی کرتے ہیں کہ دولتِ اسلامیہ شر کا سبب اور
مصیبتوں کا مصدر ہے، اگر یہ نہ ہوتی تووہ امان‘ وسعت‘
بہبود اور سلامتی کے ساتھ رہ رہے ہوتے اور ان کے سامنے
صلیبیوں‘ رافضیوں‘ ملحدین‘ اور مرتدین کی یہ تصویرپیش
کرتے ہیں کہ وہ عدل‘ خیر‘ رحم‘ اور شفقت والے لوگ ہیں
اور یہ کہ وہ مسلمانوں کے امن پسند محافظ ہیں! یقیناً یہ
دجل وفریب کے سال ہیں۔

اے عراق کے اہلِ سنت! اور بالخصوص انبار میں ہمارے لوگو!
یقین کرو کہ تمہارے اپنے گھر بار اور علاقے چھوڑنے، رافضیوں
اور کرد ملحدین کے علاقوں میں پناہ لینے، اور دربدر ہونے
کی وجہ سے ہمارے دل ٹوٹے ہوئے ہیں۔ اگر تمہارے کچھ رشتہ
دار مرتدین ہیں اور وہ رافضیوں اور صلیبیوں کی رفاقت میں
اللہ کے دین کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں تو ہم تمہیں ان کے
جرائم کی وجہ سے جوابدہ تصور نہیں کرتے۔لہٰذا اپنے علاقوں
کو لوٹ آؤاور اپنے گھروں میں رہواور - اللہ کی ذات کے بعد -
دولتِ اسلامیہ میں اپنے لوگوں کی پناہ میں رہو۔ تم باذن اللہ
اس میں ایک ہمدرد آغوش اور محفوظ پناہ پاؤ گے۔ کیونکہ تم
ہمارے لوگ ہو اور ہم تمہاری اور تمہارے جان و مال کی
حفاظت کرتے ہیں اور ہمیں تمہاری عزت و کرامت مطلوب
ہے، اور ہمیں تماری امن و سلامتی اور آگ سے نجات مطلوب
ہے۔

سو اللہ کے بعد دولتِ اسلامیہ کی پناہ حاصل کرو۔ جب
حقیقت اظہر من الشمس ہو گئی ہے اورکینہ پرور رافضی
اپنی اصلیت پر آ گئے ہیں تو اب تم کس چیز کا انتظار کرر ہے
ہو؟ آج وہ بغداد اور دوسرے علاقوں میں ہر اس شخص کو
ذبح کر رہے ہیں جو اہلِ سنت سمجھا جاتا ہے۔ اور کوئی بھی
ان سے محفوظ نہیں رہا، یہاں تک کہ ان کے حلیف ‘ مددگار‘
حمایتی‘ دم چھلے‘ اور کتے بھی جو صحوات ‘ فوج‘ پولیس

وغیرہ میں اہلِ سنت میں سے مرتدین تھے، جنہیں علمائے سوء نے گمراہ کیا اور وہ دولتِ اسلامیہ کے علاقوں میں اللہ کے قانون کے نفاذ سے بھاگ کھڑے ہوئے، سو وہ بے گھر‘ ذلیل و خوار‘اور رافضیوں کی بے رحمی کے ہاتھے چڑھنے کی توقع رکھتے ہوئے خوفزدہ زندگی بسر کرنے لگے، جبکہ دولتِ اسلامیہ کے علاقوں میں مسلمان عزت و کرامت کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں، صرف اللہ ہی کے فضل سے محفوظ و مامون، اور آسانی کی زندگی میں ہیں، اپنے کاموں‘ روزگار‘ تجارت کے لئے آزادانہ آتے جاتے ہیں، اپنے رب عزّ و جل کی شریعت کی حکمرانی کے تحت آسودہ حال ہیں، تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اور اسی کا احسان ہے۔سو اللہ کے بعد اپنی دولہ کی پناہ میں آجاؤ اے مسلمانو!

فوج‘ پولیسۓ اور صحوات میں جو رافضیوں اور صلیبیوں کی صفوں میں برقرار ہیں ان کو ہم پھر تجدیدِ دعوت کرتے ہیں، کہ اللہ سے توبہ کریں اور مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کرنا چھوڑ دیں، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرمائے گا اور انہیں بخش دے گا اور وہ آگ سے بچ جائیں گے۔ پس توبہ کرنے کی طرف جلدی کرو کیونکہ توبہ کا دروازہ اس وقت تک بند نہیں ہو گا جب تک سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہ ہو جائے۔ توبہ کر لو تا کہ وقت ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے تم اپنی آخرت بچا سکو، تم دنیا کا خسارہ تو کر ہی چکے ہو، اس کے ساتھ اپنی آخرت کا بھی خسارہ نہ کرو کسی اور کی دنیا کی خاطر! توبہ کر لو اس سے پہلے کہ مجاہدین کے ہاتھ تم تک پہنچ جائیں کیونکہ اس کے بعد تمہارے لئے توبہ کا کوئی موقع نہ ہو گا، اور تم دنیا اور آخرت دونوں کا خسارہ کر بیٹھو گے۔ توبہ کرو، اپنے گناہوں پر نادم ہو جاؤ، اور اپنے لوگوں کی طرف لوٹ آؤ۔ توبہ کر لو تم انہیں اپنے ساتھ بہت رحمدل پاؤ گے۔ بے شک ہمیں تمہاری توبہ تمہیں قتل یا دربدرکرنے سے زیادہ پیاری ہے۔ توبہ کر لو کیونکہ ہم کمزوری کی وجہ سے تمہیں اس کی دعوت نہیں دے رہے، بلکہ ہم

تمہیں ایسے وقت میں اس بات کی دعوت دے رہے ہیں جب
ہماری تلواریں تمہاری گردنوں سے محض دو کمان یا اس بھی
کم فاصلے پر ہیں۔ اگر تم توبہ کر لیتے ہو تو تم ہماری طرف
سے صرف خیر اور احسان ہی پاؤ گے۔

اے دولتِ اسلامیہ کے سپاہیو! ثابت قدم رہو کہ تم حق پر ہو۔
اور صبر کے ذریعے مدد حاصل کرو کہ بے شک مدد صبر کے
ساتھ ہے، اور جو صبر کرتا ہے اس کے لئے غلبہ ہے۔ صبر کرو
کیونکہ صلیبیوں کا خون فراوانی سے بہہ رہا ہے، رافضی
ڈگمگا رہے ہیں، اور یہود مرعوب ہیں۔ اللہ کے فضل سے
ہمارا دشمن آج گزشتہ کل کی نسبت زیادہ کمزور ہو گیا ہے
اور وہ کمزور سے کمزور تر ہوتا جا رہا ہے، تمام تعریف اللہ
کے لئے ہے۔ تم اللہ کے فضل سے طاقتور ہو گئے ہو، اور اس
بات میں کوئی فخر نہیں ہے۔ تم اللہ کے فضل سے طاقتور سے
طاقتورتر ہوتے جا رہے ہو، پس صبر کرو کہ بے شک یہ دو
اچھائیوں میں سے کوئی ایک ہے، اور بے شک یہ ایک جان ہے،
تو اسے بہت سستے داموں اللہ کی راہ میں لگا دو۔

﴿إِنَّ اللّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللّهِ فَاسْتَبْشِرُواْ بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

**”حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں سے ان کے
نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لئے ہیں ، وہ
اللہ کی راہ میں لڑتے ، مارتے اور مرتے ہیں ۔ ان سے
(جنت کا وعدہ) اللہ کے ذمہ ایک پختہ وعدہ ہے
توراۃ ، انجیل اور قرآن میں، اور کو ن ہے جو اللہ سے
بڑھ کر اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہو ؟ پس خوشیاں
مناؤ اپنے اس سودے پر جو اللہ سے تم نے چُکا لیا ہے،**

یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔“
[سورۃ التوبہ،آیت 111]

اور میں عقیدے کے دلیر شیروں کی تعریف کرنے سے پہلے بات ختم نہیں کروں گا، بغداد میں خلافت کے فوجی، جو اس کے شمال اور اس کے جنوب میں ہیں، جو دہکتے کوئلے ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے ہیں، جو چٹانوں سے زیادہ مستحکم ہیں، جو آئے روز رافضیوں کےعلاقوں اور بنیادی قلعوں کے عین اندران کی ناکیں زمین پر رگڑرہے ہیں۔ تم کیا ہی خوب لوگ ہو! تم کیا ہی خوب لوگ ہو! ہم تم میں سے ایک کو ہزار کے برابر تصور کرتے ہیں۔ اگر مسلمان تمہارے عظیم کارناموں اور معاملات کی عظمت سے غفلت برت رہے ہیں تو تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے زمین و آسمان میں کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔

اور میں توحید کے مردانِ شجاع ‘ابطالِ اسلام’ اور مہاجرین و انصار میں سے دلیر مجاہدین کی تعریف کرتا ہوں جو بیجی کے سرکش علاقے ، شمال میں اہلِ سنت کے قلعے میں ہیں، اور جو کرکوک کے باغی علاقے میں ہیں، جو(مجاہدین) مسلمانوں کے خلاف کفار کے اتحادپرآفتیں بن کر برستے ہیں، جنہوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ آج دولتِ اسلامیہ کے قدم سب سے زیادہ وزنی اور مستحکم ہیں، اور اس کی آواز بلند ترین ہے، اور انہوں نے اس ضمن میں اپنا خون اور لاشیں ثبوت کے طور پر پیش کی ہیں، اور اسلام اور اس کے لوگوں کے دفاع میں اپنی جانیں بہت سستے دام میں نثار کر دی ہیں۔ اور انہوں نے امریکہ‘ یورپ‘ آسٹریلیا‘ اور کینیڈا میں یہودیوں اور صلیبیوں کا یہ حال کر دیا ہے کہ سوتے میں بھی ان کے دل غضب سےبھرے ہوتے ہیں ، اور کمزوری ان کی کمر پر بوجھ لادے ہوتی ہے، اور ان کے بستروں پر خوف چھایا ہوتا ہے۔

تم کیا ہی خوب ہو! تم کیا ہی خوب ہو! تم نے ثابت کر دیا ہے کہ مسلمان اس وقت تک شکست نہیں کھا سکتے جب تک

کتاب (قرآن)اور شمشیر کو مضبوطی سے تھامے رہیں، جن دو چیزوں کے ساتھ ہمارے نبی ﷺ مبعوث ہوئے تھے۔ ثابت قدم رہو، میں تم پر قربان جاؤں۔ ثابت قدم رہو کہ عراق میں رافضیوں اور ان کے حلیفوں پر تمہاری ضربیں نہ صرف صلیبیوں کا خون فراوانی سے بہا رہی ہیں اور خلافت کے ستونوں کو مستحکم کر رہی ہیں، بلکہ ساتھ ہی ساتھ شام کے نصیریوں اور یمن کے حوثیوں کو بھی ڈھائے جا رہی ہیں۔

اور میں الولاء والبراء کے شیروں کی تعریف کرتا ہوں، انبار میں کاری ضربیں لگانے والے جنہوں نے مرتدین کے قلعوں کو منہدم کر دیا اور انہیں ذلت اور تلخی کے جام پلائے، انہیں چیر پھاڑ کر رکھ دیا اور در بدر کر دیا، اور انبار کو مرتدین کی نگاہوں اور رافضیوں کے گلوں سے چھین کر لے آئے...امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی مخالفت کے باوجود! تم کیا ہی خوب ہو! تم کیا ہی خوب ہو! تم نے ساری دنیا کو سبق سکھا دیا کہ عزت تو بس اللہ، اس کے رسول ﷺ اور مؤمنوں کے لئے ہے، ثابت قدم رہو، تم کیا ہی خوب ہو! ان شاء اللہ تمہارے اگلےموعود مقامات بغداد اور کربلا ہیں!

اور میں سیناء میں خلافت کے موحدین شیروں کی تعریف کرتا ہوں، جو عزت دار اور دلیر ہیں، جنہوں نے مصالحت پسندی کا انکار کر دیا اور عزت و کرامت اور مردانگی کے راستے پر چلے، اور ذلت و محکومیت کورد کر دیا، جنہوں نے اپنا لہو اوراپنی گردنیں اپنے دین کے لئے پیش کر دیں۔ تم کیا ہی خوب ہو! تم کیا ہی خوب ہو! ہم تمہیں ان میں سے سمجھتے ہیں - جبکہ اللہ تمہارااصل حال جانتا ہے – جن کے بارے میں مولیٰ عزّ و جل نے فرمایا:

﴿...رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ...﴾

’’ایسے مرد کہ جو عہد انہوں نے اللہ سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا‘‘

[سورہ الاحزاب،آیت 23]

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ جلد ہی بیت المقدس میں تم سے ملیں۔ اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس تمہارے اس عمل کی پونجی ہی کافی ہے، جو تم نے رعب و دبدبہ برپا کر کے یہودیوں کی نیندیں چھین لی ہیں۔

اور میں خلافت کے شیرمجاہدین کی تعریف کرتا ہوں جو رقّہ‘ موصل‘ حلب‘ دجلہ‘ فرات‘ الجزیرہ‘ البرکہ‘ الخیر‘ حمص‘ اور حماہ میں ہیں۔ تم کیا ہی خوب ہو! تم کیا ہی خوب ہوا۔ ابطالِ اسلام! تم کیا ہی خوب ہو ملاحم رقم کر رہے ہو اور اسلام کی عظمتوں کو واپس لا رہے ہو! صبر کرو، ثابت قدم رہو، اور محتاط رہو کہ اللہ کے دشمن متحرک ہو رہے ہیں، گرج رہے ہیں، بھپرے ہوئے ہیں اور اہل موصل کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ ان کی فوجیں موصل سے پہلے رقّہ اورحلب کے لئے حرکت میں آئیں گی۔ سو ہوشیار اور محتاط رہو۔

اور میں دمشق اور دیالہ میں خلافت کے شیروں کی تعریف کرتا ہوں جو صابر اور مضبوط ہیں، چڑھائی کرنے والے ہیں۔ تم کیا ہی خوب ہو! تم کیا ہی خوب ہو! جس قوم میں تمہارے جیسے لوگ ہوں وہ کبھی شکست کا سامنا نہیں کرے گی۔

اور میں خلافت کے فوجیوں شجاعت مند بہادروں کی تعریف کرتا ہوں جو لیبیا‘ جزائر‘ اور تونس میں ہیں ۔ تم کیا ہی خوب ہو! صبر کرواورثابت قدم رہوکہ باذن اللہ عاقبت(اچھا انجام) تمہارے لئے ہے۔

اور میں دولتِ اسلامیہ کے فوجیوں میں سے ان مجاہدین کی تعریف کرتا ہوں جو خراسان اور مغربی افریقہ میں ہیں ۔ ہم انہیں ان کی بیعت پر مبارکباد دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ان کو ثابت قدم رکھے اور انہیں فتح و تمکین عطا فرمائے۔ وہ کیا ہی خوب ہیں!

اور میں یمن میں خلافت کی فوجیوں کی تعریف کرتا ہوں ۔ ہم انہیں ان کی پیش قدمی پر مبارکباد دیتے ہیں اوران کی طرف سےمزید پیش رفت دیکھنے کے منتظر ہیں۔وہ کیا ہی خوب ہیں!

میں ہر جگہ طواغیت کی جیلوں میں گرفتارمسلمان قیدیوں کا ذکر فراموش نہیں ہونے دوں گا۔ میں انہیں کہتا ہوں کہ ہم تمہیں ایک دن کے لئے بھی نہیں بھولے اور نہ ہی کبھی تمہیں بھولیں گے ان شاء اللہ۔ اور باذن اللہ ہم اپنی کوئی طاقت بچا کر نہیں رکھیں گے، نہ کوششوں میں کوئی کسر چھوڑیں گے، اور نہ ہی کوئی موقع ہاتھ سے جانے دیں گے جب تک کہ تم میں سے آخری قیدی کو بھی رہائی نہ دلا دیں باذن اللہ۔ پس صبر کرو اور ثابت قدم رہو۔ اور میں آل سلول کی جیلوں میں طلبائے علم کا خاص طور پر ذکر کرتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ آل سلول اور ان کے مددگاروں کو ذلیل و رسوا کرے۔

اے اللہ! کتاب اتارنے والے، جلد حساب لینے والے،اے اللہ! کافر جماعتوں کو شکست دے،اے اللہ! انہیں شکست دے اور انہیں ہلا کر رکھ دے۔اے اللہ! ان پر ہمیں فتح عطا فرما۔اے اللہ! امریکہ اور یہود و صلیبیوں ‘ رافضیوں‘ مرتدوں‘ اور ملحدوں میں سے اس کے اتحادیوں سے نمٹ۔اے ہمارے رب! ان کے مال نیست و نابود کر دے اوران کے دل سخت کر دے کہ وہ اس وقت تک ایمان نہ لائیں جب تک المناک عذاب نہ دیکھ لیں۔اے ہمارے رب! ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے، ہیں معاف فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہمیں کافروں پر فتح عطا فرما۔

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

رباعی دانت: سامنے کے اوپر نیچے چار دانتوں اور چاروں کچلیوں کے درمیـان والے چاردانت۔

ٹوپی کے نیچے کا خُود جو زرہ سے جڑا ہوتا ہے۔

ادارہ دعوتِ حق

نشرو اشاعت

لا تنسونا من صالح دعائكم